Department of Islamic Studies 07/06/2021 Paper MIS-102
M.A. Islamic Studies Semester I Time : 11:00 to 12:00

Topic: Timorese conquests

Dr.Mohd Akram Raza

تیموری فتوحات:

بلخ میں تخت نشین ہونے کے بعد تیمور نے ان تمام علاقوں اور ملکوں پر قبضہ کرنا اپنا حق اور مقصد قرار دیا جن پر چنگیز خان کی اولاد حکومت کرتی تھی۔ اس غرض سے اس نے فتوحات اور لشکر کشی کے ایسے سلسلے کا آغاز کیا جو اس کی موت تک پورے 37 سال جاری رہا۔ تیمور کے ابتدائی چند سال چغتائی سلطنت کے باقی ماندہ حصوں پر قبضہ کرنے میں صرف ہو گئے۔ وہ 776ھ میں کاشغر اور 781ھ میں خوارزم پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے خراسان کا رخ کیا۔ 1381ء بمطابق 783ھ میں ہرات کے خاندان کرت کو اطاعت پر مجبور کیا۔ اگلے سال نیشاپور اور اس کے نواح پر اور 785ھ میں قندھار اور سیستان پر قبضہ کیا۔ 1386ء میں اس نے ایران کی مہم کا آغاز کیا جو "یورش سہ سالہ" کہلاتی ہے اور اس مہم کے دوران میں ماژندران اور آذربائجان تک پورے شمالی ایران پر قابض ہو گیا۔ اس مہم کے دوران میں اس نے گرجستان پر بھی قبضہ کیا۔

بلخ:

جدید بلخ افغانستان کے صوبہ بلخ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو صوبائی دارالحکومت مزار شریف کے شمال مغرب اور آمو دریا سے 74 کلو میٹر جنوب میں واقع ہے۔

قدیم بلخ خراسان کا ایک اہم ترین شہر تھا اور یہ موجودہ افغانستان کا سب سے قدیم شہر ہے۔ آج کل قدیم شہر کھنڈر کی شکل میں موجود ہے جو دریائے بلخ کے دائیں کنارے سے 12 کلو میٹر دور اور سطح سمندر سے 365 میٹر (1200 فٹ) کی بلندی پر واقع ہے۔

بلخ کی تاریخ:

مورخین کے مطابق بلخ شہر سکندر اعظم سے بھی پہلے آباد تھا۔ بلخ کا قدیم نام باختر ہے۔

سکندر اعظم کی ملکہ روشنک اسی شہر کی رہنے والی تھی۔

1870ء سے قبل بلخ صوبہ بلخ کا دارالحکومت تھا لیکن اس دہائی میں سیلاب کے بعد ملیریا کی بیماری پھیلنے سے دارالحکومت مزار شریف منتقل کر دیا گیا۔

شہر میں چند قابل دید عمارات اب بھی موجود ہیں:

- سید سبحان قلی خان کا مدرسہ
- بالا حصار، خواجہ نصرت پارسا کا مزار اور مسجد
- مسجد نو گنبد
- روایتی بازار

1220ء میں چنگیز خان نے اس شہر پر حملہ کیا، تمام باشندوں کو قتل اور عمارتوں کو زمین بوس کر دیا جبکہ 14ویں صدی میں امیر تیمور کے حملے کے موقع پر بھی یہی تاریخ دہرائی گئی۔ امیر تیمور 1336ء میں یہیں تخت نشیں ہوا۔

1736ء میں نادر شاہ نے بلخ کو فتح کیا۔

تیمور کو یکم اپریل 1405 میں موت کے بعد ازبکستان کے سمرقند میں موجود باغ گر-اے-عامر میں دفن کیا گیا تھا۔ گر-اے-عامر کا پرسین میں مطلب ہے بادشاہ کا مقبرہ۔ سمرقند میں ہی اس کا جنم ہوا تھا۔ تاریخ کی ایسی کئی مثالیں ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ تیمور نے اپنی موت کے بعد بھی اپنا خوف برقرار رکھا ہے۔ دو ایسے معاملے یہاں غور کرنے کے قابل ہیں۔

نادر شاہ کا قبر سے پتھر لے جانا

اس دور کی مسلم عمارتوں میں اوپر کے پتھروں کو صرف سجایا جاتا تھا، اصلی قبر نیچے تہہ خانے میں ہوتی تھی۔ تیمور کی قبر بھی ایک بھاری بیش قیمتی پتھر گہرے ہرے جیڈ سے ڈھکی تھی۔ 1740 میں نادر شاہ اس پتھر کو پرسیا (ایران) لے گیا جہاں یہ پتھر بدقسمتی سے دو حصوں میں ٹوٹ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد نادر شاہ کو بہت برا وقت دیکھنا پڑا۔ ایک وقت اس کا بیٹا موت

کے بے حد قریب پہنچ گیا تھا۔ مذہبی مشیروں کے کہنے پر اس نے وہ پتھر واپس تیمور کی قبر پر پہنچا دیئے اور اس کے حالات سدھر گئے۔